# حرام، حلال اور مباح

## چیزوں کا ذکر

**قرآن وسنت کی روشنی میں**

اس میں حرام مال، مردار جانور، مچھلی کے جانور، سانپ، بچھو، کیڑے مکوڑے پرندے، نشہ آور چیزیں، سینگ، کھال، چمڑا، ریشمی کپڑے، سونے، چاندی اور تجارت سے متعلق اشیاء کا ذکر تفصیل سے کیا گیا ہے۔


مفتی محمد سرور فاروقی ندوی

(صدر جمعیت پیام امن، لکھنؤ)



**جمعیت پیام امن**

ندوہ روڈ، ڈالی گنج، لکھنؤ، (یو، پی)



© جملہ حقوق محفوظ



| | | |
|---|---|---|
| نام | : | حرام، حلال اور مباح چیزوں کا ذکر (قرآن وسنت کی روشنی میں) |
| مصنف | : | مفتی محمّد سرور فاروقی ندوی |
| ناشر | : | جمعیت پیامِ امن، ندوہ روڈ ڈالی گنج لکھنؤ۔ |
| کمپوزیٹر | : | عطاء اللہ صدیقی |
| اردو ایڈیشن | : | پہلی بار |
| تعداد کتب | : | ۳۰۰۰ |
| سال | : | ۲۰۱۰ |
| قیمت | : | ۲۰ روپئے |

**Writer : Mufti Mohd Sarwar Farooqui Nadwi**

**Publisher : Jamiat Payam-e-Amn, Nadwa Road,Daliganj,lucknow.**

**Website: Website: islamicjpamn.com**

**E-Mail: jpa_lko@ yahoo.com,siddiquilko@yahoo.com**

**Phone No. 9919042879, 9984490150 -Phone & Fax-0522-2741906**

**ملنے کے پتے**

۱۔ مجلس تحقیقات ونشریات، ندوۃ العلماء، پوسٹ بکس نمبر ۱۱۹ (لکھنؤ)

۲۔ مکتبہ ندویہ ندوۃ العلماء (لکھنؤ)

۳۔ الفرقان بکڈپو، نظیر آباد ۳۱ (لکھنؤ)

۴۔ جامعہ دارارقم، ارقم نگر، محمد پور گونتی (فتحپور) ہسوہ

۵۔ مکتبہ حرمین امین آباد، مرکز والی مسجد (لکھنؤ)

# فہرست مضامین


| موضوع | صفحہ نمبر |
|---|---|
| مقدمہ | ۴ |
| حلال مال کا حصول | ۵ |
| یتیموں کا مال | ٦ |
| تجارت کی تعریف | ٦ |
| حرام مال کی ممانعت | ۷ |
| روزی تلاش کرنے کا حکم | ۸ |
| حلال کمائی کی ترغیب | ۸ |
| اپنے ہاتھ کی کمائی | ۸ |
| حرام، حلال اور مباح چیزیں | ۱۰ |
| حرام اور مُردار جانور | ۱۲ |
| پانی کے جانوروں کا حکم | ۱۳ |
| حشرات الارض | ۱۴ |
| کیڑے مکوڑے | ۱۴ |
| انسان کے جسم کی چیزیں | ۱۵ |
| جلالہ یعنی جن کی غذا گندگی ہو | ۱۵ |
| نشہ آور چیزیں | ۱٦ |
| نشہ آور چیزوں کی حرام ہونے کی دلیلیں | ۱۷ |
| شراب کی حرمت | ۱۸ |
| شراب کا تفصیلی جائزہ | ۱۹ |
| حرام جانوروں کی سینگ، کھال اور چمڑے کا حکم | ۲۱ |
| ریشمی کپڑے، سونے، چاندی کی تجارت کا حکم | ۲۳ |

# مقدمہ

اسلام میں عقائد،عبادات اور معاشرتی احکام کے بعد سب سے زیادہ اہمیت ان وسائل وذرائع کی ہے جن کے ذریعہ انسان خود اپنی روزی کماتا ہے،اور اللہ کے بندوں کی روزی کا سامان مہیّا کرتا ہے،عقائد وعبادات دراصل انسان کے قلب وروح کو اخلاقی غذا پہونچاتے ہیں،اور روح کے واسطے سے جسم پر بھی اس کا اثر پڑتا ہے،اور معاشرتی احکام کے ذریعے اسلامی شریعت ایک اچھے اور پاکیزہ خاندان کی بنیاد ڈالتی ہے،جس سے ایک صالح اور پاکیزہ معاشرہ وجود میں آتا ہے۔

اس طرح حرام وحلال کی اس اہمیت کے پیش نظر یہ کتاب تیار کی گئی ہے،جس میں حرام،حلال اور مباح چیزوں کا ذکر ہے،تاکہ انسان حلال اور پاکیزہ چیزوں کو استعمال کر کے اللہ کے حکم پر عمل کرسکے اور اس کے جسم سے نکلنے والے اعمال اللہ کے یہاں مقبول ہوں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں حرام مال سے بچنے اور حلال وطیب مال کو استعمال کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

والسلام

محمد سرور فاروقی ندوی
دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ، یوپی



# حلال مال کا حصول

انسان کے اندر اللہ نے مختلف ضروریات رکھی ہیں جن کی تکمیل کے جائز طریقے بھی بتائے ہیں۔

**اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔**

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ۣ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ﴿۲۹﴾ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۳۰﴾

’’اے ایمان والوں! آپس میں اپنے مال کو باطل طریقہ سے نہ کھاؤ مگر یہ کہ رضامندی کے ساتھ کوئی تجارت ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں،ایک دوسرے کو قتل نہ کرو،اللہ تمہارے اوپر رحیم ہے اور جو شخص ظلم وزیادتی کے ساتھ ایسا کریگا،اس کو ہم عنقریب آگ میں ڈالیں گے،اور اللہ کے لئے یہ بہت آسان ہے‘‘۔ (سورۃ النساء،آیت نمبر۔۲۹،۳۰)

قرآن نے یہاں واضح کردیا ہے کہ ان پابندیوں کے ساتھ مالی لین دین کا جو معاملہ ہوگا وہ صحیح ہوگا،اور ان کا لحاظ رکھے بغیر جو بھی مالی لین دین ہوگا وہ مکروہ،ناجائز یا حرام ہوگا،اس کی پوری تفصیل حدیث نبوی میں ملے گی۔

قرآن پاک کی اس آیت کے علاوہ دوسری آیات میں رشوت کے بارے میں ہے۔

وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۸﴾

’’آپس میں باطل طریقہ سے ایک دوسرے کا مال نہ کھاؤ اس طرح پر کہ جھوٹے مقدمات حکام تک لے جاکر تم لوگوں کا کچھ مال گناہ کے طور پر کھاؤ‘‘۔ (سورہ بقرہ آیت نمبر ۱۸۸)

## یتیموں کا مال

**اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔**

إِنَّ الَّذِيْنَ يَأْكُلُوْنَ أَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ۖ وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا ۝

''جولوگ یتیموں کا مال ظلم کے ساتھ کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں آگ بھر رہے ہیں، اور عنقریب وہ جہنم میں ڈالے جائیں گے''۔ (سورۃ النساء، آیت نمبر ۱۰)

انہی آیات اور احادیث نبوی کی روشنی میں فقہاء مسائل میں صحیح، جائز، ناجائز یا مکروہ کا حکم لگاتے ہیں، گویا قرآن پاک نے ان دو لفظوں میں سارے مالی معاملات کا حکم بیان کر دیا ہے۔

مولانا قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی رحمتہ اللہ علیہ نے تفسیر مظہری میں لکھا ہے کہ ''قرآن نے یہاں تجارت کا لفظ استعمال کیا ہے، مگر اس کے تحت وہ تمام معاملات داخل ہیں، جن میں دو یا اس سے زائد آدمی شریک ہوتے ہیں، اور لین دین کرتے ہیں'' فقہائے کرام نے بیع کی تعریف میں **مبادلۃ المال بالمال بالتراضی** کی جو قید لگائی ہے، اس سے سود، قمار، سٹہ، ذخیرہ اندوزی اور مستقبل کے سودے ساری صورتیں اس میں آ گئی ہیں۔

## تجارت کی تعریف

تجارت نام ہے، مال کے بدلے مال یا سامان کے بدلے سامان کے تبادلے کا، اگر ایک طرف مال یا سامان ہو اور دوسری طرف مال یا سامان نہ ہو تو تجارت نہیں ہے، بلکہ وہ ایک طرح کا دھوکہ ہے، مثلاً سود کو لیجئے، سود کی رقم اس مقررہ وقت کا معاوضہ ہوتی ہے جو قرض لیتے وقت مقرر کی جاتی ہے، اور بظاہر وقت مقررہ مال نہیں ہے، اس لئے یہ لین دین صحیح نہیں ہے۔



اسی طرح سٹہ، جوا اور لاٹری وغیرہ ہے اس میں ایک طرف تو مال ہوتا ہے اور دوسری طرف مال کا ہونا متعین نہیں ہے، ہو بھی سکتا ہے اور نہیں بھی، اسی طرح اس چیز کا سودا جو ابھی وجود میں نہیں آئی ہے، ایک طرف تو مال ہوتا ہے مگر دوسری طرف موہوم وعدہ ہوتا ہے، اسی لئے اس کو فقہاء نے بیع باطل قرار دیا ہے۔

اسی طرح جب عام استعمال کی چیزوں کی ذخیرہ اندوزی کر لی جاتی ہے تو اس کی وجہ سے ان چیزوں کی گرانی ہو جاتی ہے۔ اب لوگ مجبور ہو کر اپنی ضرورت کے لئے انہیں خریدتے ہیں، مگر اس خریدنے میں ان کی رضامندی نہیں ہوتی بلکہ جبر ہوتا ہے اس لئے احتکار کو شریعت نے مکروہ قرار دیا ہے، اور حدیث میں ایسے شخص پر لعنت کی گئی ہے، اسی طرح سود، قمار، اور رشوت کے جتنے معاملات ہوتے ہیں بظاہر ان میں تراضی ہوتی ہے، مگر وہ تراضی عموماً مجبوری کی متقاضی ہوتی ہے۔

## حرام مال کی ممانعت

غرض یہ کہ روزی حاصل کرنے کا جو معاملہ باطل اور عدم تراضی کی بنیاد پر کیا جائے گا، وہ اس کے لئے کچھ دنوں میں مضر اور گھاٹے کا سبب ہوگا، اسی بنا پر قرآن نے حرام اور باطل طریقہ پر مال کھانے والوں کو ''**اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ**'' کہا ہے، سُحت کے معنٰی نیست و نابود کر دینے اور مٹا دینے کے ہیں، یعنی یہ ذریعۂ رزق انجام کے اعتبار سے اپنے کو بھی برباد و نیست و نابود کرتا ہے، اور دوسروں کو بھی نقصان پہونچاتا ہے، حدیث میں حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ۔

''حرام مال سے پلا ہوا جسم جنّت میں داخل نہ ہوگا، اور جو گوشت پوست حرام مال سے بنے، اس کی جگہ دوزخ ہے''۔

جو معاملہ یا تجارت باطل اور سحت سے خالی ہو اور اس میں تراضی ہو، اسے اللہ

تعالیٰ نے اپنا فضل قرار دیا ہے اور اس فضل کے طلب کرنے کی ترغیب دی ہے، جمعہ کی نماز کا حکم دینے کے بعد کہا گیا ہے۔

## روزی تلاش کرنے کا حکم

قرآن کی ایک آیت کا مفہوم ہے۔

''جب نماز ختم ہو جائے تو رزقِ حلال جو سراسر اللہ کا فضل ہے، اسے حاصل کرنے کے لئے زمین میں پھیل جاؤ''۔ (سورہ جمعہ آیت نمبر۔۱۰)

**حج کے احکام بیان کرنے کے بعد کہا گیا۔**

''فریضۂ حج ادا کرنے کے بعد اگر تم (اللہ کا فضل بھی) اپنا رزق تلاش کرو تو کوئی گناہ نہیں ہے۔'' (بقرہ۔آیت نمبر۔۱۹۸)

## حلال کمائی کی ترغیب

تراضی اور باطل کی بہت سی تفصیل تو قرآن نے بیان کی ہے مگر اس کی پوری تفصیل آپ کو نبی ﷺ کے ارشادات میں ملے گی ان ہی کی روشنی میں فقہائے کرام نے ہزاروں مسئلے مستنبط کئے ہیں۔آپ نے سب سے پہلے اپنے ہاتھ کی کمائی پر زور دیا، کیونکہ ہاتھ کی کمائی میں باطل اور سُحت کا شائبہ کم پایا جاتا ہے۔

## اپنے ہاتھ کی کمائی

حضرت مقداد بن معدیکرب سے روایت ہے کہ آپ ؐ نے فرمایا کہ۔

**"مَا اَکَلَ اَحَدٌ طَعَا ماً خَیْراً مِنْ اَنْ یَا کُلَ مِنْ عَمَلِ یَدِہٖ"۔**

''کوئی روزی اس سے بہتر نہیں ہے، جو محنت مزدوری کرکے حاصل کی گئی ہو''۔

(بخاری، مشکوۃ ج ۱ ص ۲۴۱)



آپ نے خود اپنے بارے میں فرمایا کہ میں قریش کی بکریاں ایک قیراط روزانہ پر چراتا تھا، اسی طرح حضرت داؤدؑ، حضرتؑ ادریس، اور بعض دوسرے انبیاء کے بارے میں حدیث میں آیا ہے' کہ وہ اپنے ہاتھ کی کمائی سے کماتے تھے۔

(حدیث میں آتا ہے کہ کوئی نبی ایسا نہیں گزرا ہے جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔)

آج تجارت گھٹیا چیز سمجھی جاتی ہے، لیکن انہی ہدایات کی بنا پر صحابہ اور بزرگان ملت کی بیشتر تعداد اپنے ہاتھ کی کمائی پر گزارہ کرتی تھی، ان میں کتنے لوگ لکڑی کا کام کرتے تھے اور کتنے لوگ لوہار کا، کتنے سُنار تھے، کتنے کمہار، کتنے موچی ، کتنے کپڑا بنتے تھے، کتنے کسان، اور کتنے روزانہ معمولی مزدوری کرکے گذر بسر کرتے تھے، اور معاشرہ میں اپنے علم و فضل کی وجہ سے ان کا وہ مقام تھا جو بڑے بڑے سادات وشیوخ کو حاصل نہیں تھا۔

نبی ﷺ نے فرمایا کہ حرام مال سے جو عبادت کی جائے وہ خدا کے یہاں مقبول نہیں ہوتی، آپ ؐ نے فرمایا ہے کہ ''حرام مال سے پلا ہوا جسم کچھ دن جہنم میں جلے بغیر جنت میں نہیں جا سکتا اور نہ اس کی دعا مقبول ہوگی۔ (مشکوۃ ج ۱ ص ۲۴۲)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ۔

**یـا تی علی النا س زمان لا یبا لی المر ء مااخذ منه اَمِن الحلال ام من الحرا م** (بخاری)

ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ آدمی اس کی پرواہ نہیں کرے گا کہ یہ مال حلال ذریعہ سے کما رہا ہے یا حرام ذریعہ سے۔'' (بخاری)

حلال و حرام مال کے بارے میں ایک عبرت ناک روایت حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے۔

انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ پاک ہے اور پاک ہی مال کو قبول

کرتا ہے، اور اس نے مؤمنین کو بھی وہی حکم دیا ہے جو اس نے اپنے رسولوں کو دیا تھا کہ اے رسولو! پاک روزی کھاؤ اور اچھے عمل کرو پھر مؤمنین سے اس نے کہا کہ اے ایمان والوں! پاکیزہ روزی کھاؤ، پھر آپ نے ایک ایسے شخص کا ذکر فرمایا کہ جو لمبے سفر میں ہے (اور سفر میں دعا قبول ہوتی ہے) اور یا رب کہہ کر وہ دعا کرتا ہے تو اس کی دعا کیسے قبول ہوگی، جب کہ اس کا کھانا پینا اور لباس سب کچھ حرام ہے، اور حرام ہی میں وہ پلا بڑھا ہے۔'' (مسلم)

آپ نے فرمایا کہ ''جس نے کسی کی ایک بالشت زمین ظلم سے دبالی قیامت کے دن اسے لعنت کا طوق پہنایا جائے گا''۔

آپؐ نے فرمایا کہ ''حلال روزی طلب کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔''

معاملات کے بارے میں یہ تو قرآن وسنّت کی عام ہدایات تھیں، اب ہم الگ الگ ان تمام معاملات کے بارے میں قرآن وسنت کی ہدایات اور ان کی روشنی میں فقہاء کرام رحمتہ اللہ علیہم نے جو اجتہادات کئے ہیں ان کی تفصیل پیش کرتے ہیں، مگر اس سے پہلے حرام وحلال اور مکروہ چیزوں کی فہرست پر ایک نظر ڈالتے ہیں۔

## حرام، حلال اور مباح چیزیں

فقہائے کرام اپنی کتابوں میں ایک باب ''**باب الحظر والاباحة**'' کا قائم کرتے ہیں، اس میں وہ ان چیزوں کا ذکر کرتے ہیں، جن کا کھانا یا پہننا حرام یا مکروہ ہے، یا ان کا کھانا درست اور مباح ہے، پھر ان میں سے کن چیزوں کی خرید وفروخت جائز ہے، اور کن چیزوں کی خرید وفروخت حرام یا مکروہ یا مباح ہے، قرآن پاک میں ہے۔



**اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔**

''آپ کہہ دیجئے کہ جو کچھ احکام بذریعۂ وحی میرے پاس آئے ہیں، ان میں تو میں کوئی حرام غذا پاتا نہیں کسی کھانے والے کے لئے جو اس کو کھائے، مگر یہ کہ وہ مردار (جانور) ہو یا بہتا ہوا خون یا خنزیر کا گوشت ہو، کیونکہ وہ بالکل ناپاک ہے جو (جانور) شرک کا ذریعہ ہو کہ غیر اللہ کے لئے نامزد کر دیا گیا ہو تو جو شخص بیتاب ہو جائے، بشرطیکہ نہ تو طالب لذت ہو، اور نہ تجاوز کرنے والا ہو تو بقدر ضرورت وہ اسے کھا سکتا ہے واقعی آپ کا رب غفور ورحیم ہے۔'' (سورہ انعام، آیت نمبر۔۱۴۵)

اس سلسلہ میں قرآن پاک نے جہاں تمام پاکیزہ چیزوں کے کھانے اور استعمال کرنے کا حکم دیا وہیں حرام چیزوں کے کھانے اور ان کے استعمال وخرید وفروخت سے منع بھی کیا ہے۔

**اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔**

''تم پر حرام کئے گئے ہیں مردار اور خون اور خنزیر کا گوشت اور جو جانور کہ غیر اللہ کے لئے نامزد کر دیا گیا ہو اور پھر گلا گھٹنے سے مر جائے اور جو کسی ضرب سے مر جائے اور جو اونچے سے گر کر مر جائے اور جس کو کوئی درندہ کھانے لگے، لیکن جس کو ذبح کر ڈالو اور جو جانور پرستش گاہوں پر ذبح کیا گیا ہو اور یہ بھی (حرام ہے) کہ تیروں کے ذریعہ قسمت معلوم کرو، یہ سب گناہ ہیں۔'' (سورہ مائدہ، آیت نمبر۔۳)

**نھٰی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم عن کل ذی ناب من السباع وکل ذی مخلب من الطیر۔** (المنتقی ج۲ص۸۶۴)

اسی طرح حدیث شریف میں حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضورﷺ نے درندوں اور شکار کرنے والے پرندوں کے کھانے سے منع فرمایا ہے۔

قرآن پاک کی مذکورہ آیات اور مذکورہ حدیث کے علاوہ متعدد آیات اور احادیث نبوی کی روشنی میں فقہاء نے جانوروں اور پرندوں کے بارے میں یہ احکام مستنبط کئے ہیں۔

مباح کی تعریف صاحب درمختار نے ان الفاظ میں کی ہے۔

والحظر لغة المنع والحبس و شرعاً ما منع من استعماله شرعاً
والمحظور ضد المباح والمباح ما اجيز للمكلفين فعله وتركه بلا
استحقاق ثواب و عقاب نعم، يحاسب عليه حساباً يسيراً

(ج۵،ص۲۱۳)

حظر کے لغوی معنٰی روکنے اور منع کرنے کے ہیں، اور شریعت میں جس کے استعمال سے روک دیا گیا ہو اسے محظور کہتے ہیں اور مباح اس کی ضد ہے، یعنی مباح وہ چیز ہے جس کے کرنے میں عذاب نہیں اور چھوڑنے میں ثواب ضروری نہیں ہے، البتہ اس کے استعمال میں قیامت کے دن ہلکا حساب وکتاب ہوگا۔

اس سے پہلے حرام، مکروہ اور مباح وغیرہ کا ذکر طہارت ونجاست کے بیان میں اس حیثیت سے آچکا ہے کہ ان میں سے کون سی چیزیں نجس وناپاک ہیں، اور کون کون طاہر و پاک ہیں، اب یہاں ان چیزوں کا ذکر خرید وفروخت اور اس کے استعمال کے نقطۂ نظر سے کیا جارہا ہے۔

## حرام اور مردار جانور

سُور، کتّا اور جو جانور یا پرندے شکار کرتے ہیں، ان کا کھانا حرام ہے، اور ان میں سے بعض کی خرید وفروخت بھی ناجائز ہے، مثلاً شیر، چیتا، بھیڑیا گینڈا، سیار، خرگوش، لومڑی



(گوہ (ضبٌّ) اور لومڑی کے بارے میں بعض احادیث سے ان کا مباح ہونا ثابت ہوتا ہے۔ مگر احناف اسے مکروہ تحریمی کہتے ہیں، اس لئے کہ حضورؐ نے خود اس کے کھانے کو ناپسند فرمایا ہے (المنتقی ج۲ص۸۶۶)

اور جن احادیث سے ان کا مباح ہونا ثابت ہوتا ہے اسے قرآن کی آیت **يُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ** منسوخ قرار دیتے ہیں۔) بلّی، بندر، گدھا، خچر، ہاتھی وغیرہ، اسی طرح پرندوں میں شکرا، باز، شاہین، گدھ (گدھ اور خچر اور شکاری جانوروں کے گوشت کے کھانے کے بارے میں صراحۃً حدیث میں ممانعت آئی ہے اسی طرح لومڑی، سیار، اور گرگٹ وغیرہ کا ذکر بھی حدیث میں کراہت کیساتھ آیا ہے (المنتقی ج۲ص۸۶۷)

چیل، چمگادڑ اور وہ کوّا جو مردار کھاتا ہو، مردار خواہ چرند ہوں یا پرند، سب کا کھانا اور بیچنا حرام ہے، آگے اس کی مزید تفصیل آرہی ہے۔

نوٹ۔ کبوتر، گوریا، مینا، مور، بگلا، ٹڈی وغیرہ حلال ہیں۔

## پانی کے جانوروں کا حکم

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ مچھلی اور مچھلی کی شکل کے جو دریائی جانور ہوں ان کو حلال سمجھتے ہیں، بقیہ سارے دریائی جانوروں کو وہ حرام کہتے ہیں، جیسے کیکڑا، مینڈک، کچھوا، سونس، گھڑیال وغیرہ، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ تمام دریائی جانوروں کو حلال کہتے ہیں۔

(الفقہ علی المذاہب الاربعہ ج۲ص۲،۳)

جھینگا کے بارے میں بعض علماء عدم جواز کا فتویٰ دیتے ہیں، مگر یہ جائز ہے، اسے عربی میں روبیان کہتے ہیں، مولانا عبدالحئ صاحب فرنگی محلی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اور مفتی عبدالرحیم صاحب وغیرہم نے اسے جائز لکھا ہے۔ کتاب الحیوان دمیری کے حوالے اور دوسرے حوالوں سے لکھا ہے۔

**الر و بیان ھو ا لسمك صغیر ضداً** رُوبیان ایک چھوٹی مچھلی ہے۔

(فتاویٰ رحیمیہ۔ج۶،صفحہ ۲۵۸،۲۵۹)

## حشرات الارض

حشرات الأرض یعنی زمین پر رینگنے والے جتنے جانور ہیں وہ سب حرام ہیں مثلاً سانپ، بچھو، چوہا، نیولا۔

## کیڑے مکوڑے

زندہ یا مردہ کیڑوں مکوڑوں کا کھانا جائز نہیں، البتہ گھُن وغیرہ جو گیہوں وغیرہ میں رہتے ہیں اور اس کے ساتھ پس جاتے ہیں ان کے کھانے میں حرج نہیں ہے۔ شہد کی مکھی کا کھانا جائز نہیں۔

اوپر مردار اور زخمی جانوروں کے سلسلے میں قرآن پاک کی آیت کا ذکر آچکا ہے، اب ان جانوروں اور پرندوں کی مزید تفصیل بیان کی جاتی ہے۔

## مردار یا زخمی جانور اور پرندے

مردار جانور تو وہ ہوتے ہیں جو اپنی طبعی موت سے مر جاتے ہیں، مگر بعض جانور اور پرندے چوٹ کھا کر یا ٹکرا کر مر جاتے ہیں، ان سب کا حکم ایک ہے۔

### (۱) منخنقہ

وہ جانور جس کی گردن مروڑ کر مار ڈالا گیا ہو۔

### (۲) موقوذہ

وہ جانور جو کسی لوہے یا ڈنڈے وغیرہ سے مار کر ہلاک کر دیا گیا ہو۔



### (۳) متردیہ

وہ جانور جو کسی اونچی جگہ سے گر کر مر جائے۔

### (۴) نطیحہ

وہ جانور جسے کسی دوسرے جانور نے سینگ سے مار کر ہلاک کر دیا ہو۔

چاروں قسم کے جانور یا پرندے اگر وہ حلال ہیں اور جان باقی ہے تو ذبح کر کے کھانے میں کوئی حرج نہیں، لیکن اگر مر گئے تو کھانا حرام ہے، بندوق کے شکار کو بھی موقوذہ میں شمار کیا گیا ہے، بندوق وغیرہ سے بسم اللہ کر کے جو شکار کیا جائے اس کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے کہ یہ موقوذہ ہے یا نہیں؟

## انسان کے جسم کی چیزیں

انسان کا خون، گوشت، ہڈی، چمڑا، ہر چیز کا کھانا یا ان میں سے کسی کا استعمال کرنا یا فروخت کرنا حرام ہے۔

## جلالہ یعنی جن کی غذا گندگی ہو

وہ جانور یا پرندے جن کی غذا غلاظت اور گندگی ہے ان کو جلالہ کہتے ہیں خواہ وہ مرغی و بط ہوں، یا گائے، بھینس اور اونٹ ہوں، ایسے پرندوں اور جانوروں کا دودھ اور گوشت مکروہ ہے، اور ان کا جھوٹا بھی ناپاک ہے، ان کو کچھ دن بند کر کے یا باندھ کر رکھا جائے، تو ان کا دودھ اور گوشت استعمال کرنا جائز ہے، امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی بھی یہی رائے ہے۔ البتہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نجاست کھانے والے جانوروں اور پرندوں کے گوشت کو

مباح کہتے ہیں، اور دودھ کو مکروہ کہتے ہیں، اوپر جن جانوروں اور پرندوں کے حرام یا مکروہ ہونے کا ذکر ہوا ہے، وہ اپنی اندرونی گندگی اور خبائث کی وجہ سے حرام یا مکروہ ہیں۔

مگر انسان چونکہ اشرف المخلوقات ہے اس لئے احتراماً اس کی زندگی میں یا موت کے بعد اس کے جسم کی ہر چیز کا استعمال حرام ہے، اس کا خون بھی حرام ہے، مگر علاج کے لئے خون کے استعمال کی گنجائش ہے۔

## نشہ آور چیزیں

نشہ آور چیزیں خواہ کھانے والی ہوں یا پینے والی سب حرام ہیں۔ مثلاً شراب، تاڑی اور اس کی ساری قسمیں اسپرٹ، افیون، گانجا، بھانگ، الکحل، چرس، کوکین، ہیروئن وغیرہ یہ تمام چیزیں اس میں شامل ہیں، فقہائے کرام نے ذیل کی آیات اور احادیث نبوی کی روشنی میں تمام نشہ آور چیزوں کے حرام یا مکروہ ہونے کا فتویٰ دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

’’اے ایمان والو! شراب، جوا اور بت اور قرعہ کے تیر یہ سب حرام اور شیطان کے اعمال ہیں، تم ان سے پرہیز کرو۔ (سورہ المائدہ، آیت نمبر۔۹۰)

قرآن پاک نے کچھ حرام چیزوں کی قانونی حقیقت بیان کرنے کے بعد اخلاقی حیثیت سے ان کے نقصانات کی طرف توجہ دلائی ہے:۔

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

’’شیطان چاہتا ہے کہ تمہارے درمیان عداوت اور بغض وحسد ڈال دے، شراب اور جوئے کے ذریعے اور تم کو اللہ کے ذکر اور نماز سے روک دے۔

(سورہ المائدہ، آیت نمبر۔۹۱)



دوسری آیت میں نشہ آور چیزوں اور جوئے کے نفع ونقصان کی اخلاقی حیثیت کے بارے میں وضاحت کی گئی ہے۔

**اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔**

’’اور وہ شراب اور جوئے کے بارے میں پوچھتے ہیں تو ان سے کہہ دیجئے اس میں گناہ ہیں اور لوگوں کے کچھ فوائد بھی مگر گناہ اور نقصان نفع سے بہت زیادہ ہے۔ (سورہ بقرہ، آیت نمبر۔۲۱۹)

## نشہ آور چیزوں کے حرام ہونے کہ دلیلیں

اوپر کی نشہ آور چیزوں کے حرام ہونے کی دس دلیلیں بیان کی گئی ہیں۔

(۱) ایک یہ کہ اس کو جوا اور اس کی قسموں کے ضمن میں بیان کیا گیا ہے، اس لئے اسی طرح یہ بھی حرام ہے

(۲) ان کو رِجسٌ کہا گیا ہے اور رِجس حرام کو کہتے ہیں

(۳) اس کو شیطان کا عمل کہا گیا ہے

(۴) اس سے بچنے کا حکم ہے

(۵) فلاح کے لئے اس سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے

(۶) اس کے ذریعہ شیطان آپس میں عداوت پیدا کر دیتا ہے

(۷) شیطان اس کے ذریعہ بغض وحسد پیدا کر دیتا ہے

(۸) شراب نوشی ذکر اللہ سے دور کر دیتی ہے

(۹) نماز سے غفلت ہو جاتی ہے،

(۱۰) آخر میں استفہام کی صورت میں اس کی مذمت کر دی ہے فَهَلْ اَنْتُمْ مُنْتَهُوْنَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشمار احادیث میں شراب پینے والوں کی مذمت فرمائی ہے، ایک حدیث میں ہے:۔

**لا یشر ب الخمر حین یشر ب و ھو مو منٌ** ۔(مشکوۃ)

مومن ہوتے ہوئے کوئی شراب نہیں پی سکتا۔

## شراب کی حرمت

آپ کے پاس ایک شرابی لایا گیا تو آپ نے فرمایا اس کو مارو اور سزا دو، اور خود آپؐ نے اس کے چہرے پر خاک ڈال دی۔ (ابوداؤد)

شراب مختلف چیزوں سے بنائی جاتی ہے، مثلاً انگور، کھجور، جو وغیرہ تو وہ خواہ کسی چیز سے بنائی گئی ہو سب حرام ہے، خمر کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل عبارت سے پوری وضاحت ہو جاتی ہے:۔

**والخمر :ما خا مر ا العقل أ ی خا لطه فأ سکر ہ و غیبه فکل ما غیب العقل فھو خمر .سوا ء کا ن مأ خو ذ امن العنب المقلی علی النا ر :أو من التمر أ و من العسل أ وا لحنطة أو الشعیر حتی ولو کا ن مأ خر ذ امن اللبن أو الطعا م أوأی شئ و صل الی حد الإ سکا ر و قد بین النبی صلی اللّٰہ علیه و سلم أن کل ما أسکر کثیر ہ فقلیله حرا م."**

خمر اس نشہ کو کہتے ہیں جو عقل کو ماؤف کر دے، پھر اس کے استعمال سے وہ نشہ میں ہو جائے، اور آپے سے باہر ہو جائے، تو جو چیز آدمی کو آپے سے باہر کردے وہ خمر (شراب) ہے، چاہے وہ انگور کو آگ پر جوش دے کر بنائی جائے یا کھجور سے تیار کی جائے یا شہد یا



گیہوں یا جو سے تیار کی جائے، یہاں تک کہ اگر دودھ یا کھانا یا کوئی اور چیز جو نشہ آور ہو جائے تو اس کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضاحت فرمادی ہے کہ وہ حرام ہے۔

**حدیث کے الفاظ یہ ہیں۔**

"**ما اسکر کثیر ہ فقلیله حرا م** ۔" جس کا زیادہ حصہ نشہ لاوے اس کا تھوڑا حصہ بھی حرام ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، بیہقی)

## شراب کا تفصیلی جائزہ

اس وضاحت سے بیر ء کا حکم بھی معلوم ہو گیا جسے بعض مسلمان جائز سمجھتے ہیں۔

امام ابوحنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ فرماتے ہیں کہ جو شراب جو یا گیہوں سے بنائی جائے تو اس کا تھوڑا استعمال حرام نہیں ہے، مگر امام محمد اور ائمہ ثلاثہ رحمہم اللہ ان احادیث کی بنا پر جن میں (**ما اسکر الفر ق فملأ الکف**) آیا ہے اس کو بھی حرام کہتے ہیں اور فقہ حنفی میں اسی پر فتویٰ ہے۔

جو کی شراب جسے بیر ء کہتے ہیں، مغربی تہذیب کے اثر سے جن کا مسلمان ملکوں میں بھی رواج ہو گیا ہے۔ یہاں کے بعض مسلمان ملک کے لوگ اسے جائز سمجھتے ہیں اور اس سلسلہ میں امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف کی رائے نقل کرتے ہیں، اس کے بارے میں عبد الرحمٰن الجزائری لکھتے ہیں۔

**یظن بعض شا ر بی البیر ۃ و نحو ھاأن قلیلھا حلا ل فی مذھب الحنیفة :وا لو اقع أن قلیلھا و کثیر ھا حرا م فی مذ ھب الحنفیة کسا ئر المذا ھب علی الصحیح المفتی به بل ھی حرا م عند الحنفیة بإ جما ع آرا ئھم و ذا لك لأن الخلا ف و قع فی ثلاثة أمو ر ، اولا :المثلث و ھو ما یطبخ من العنب حتیٰ یذ ھب**

ثلثا ه و يبقى ثلثله و يسكر كثير ه لا قليله و يسمى "طلا" ثا نيا:
نبيذ التمر و هو ما يطبخ طبخا يسيرا و يسكر كثير ه لا قليله ،
ثا لثا :ما يؤخذ من الشعير و الحطة و نحو هما مما ذ كر اذا
أسكر كثير ه لا قليله ، فأ بو حنيفة و ابو يو سف يقو لو ن ان
الذى يحر م هو كثير هذ الا قليله ، و محمد يقو ل :ان كثير هذا
و قليله حرا م كغير ه ، و هو قو ل الا ئمة الثلا ثة ، و قو ل محمد
هو الصحيح المفتى بـه فى المذ هب ، فمذ هب الحنفية هو ،
مذهب محمد حنيئذ ،على أنهم أجمعو ا على أن القليل الذ ى لا
يسكر اذا كا ن يُو خذ للهو وا لتسلية ، كما يفعل هؤلا ء الشا ربون ،
لا لتقو ية البد ن الضعيف فهو حرا م كا لكثير تما ما ولوقطر ة
واحد ة .

فا لبير ة و جميع أنو ا ع الخمو ر محر مة ، قليلها و كثير ها على
الو جه المشرو ع عند جميع الائمة و جميع المسلمين .

بعض بیر (Beer) کے پینے والوں کا خیال ہے کہ اس کا تھوڑا سا حصہ پینے میں فقہ حنفی کی رو سے کوئی حرج نہیں ہے لیکن واقعہ یہ ہے کہ اس کا کم یا زیادہ سب حصّہ حرام ہے، جس طرح دوسرے ائمہ کے یہاں حرام ہے اور فقہ حنفی کا متفقہ صحیح اور فقہی مسلک یہی ہے۔

اس لئے کہ اختلاف تین چیزوں میں ہے: مثلث: (Cocklail) پکایا ہو وہ انگور جس کا دوتہائی حصہ جا تا رہے، اور ایک تہائی حصہ باقی رہے اس طرح کے مشروب کا زیادہ حصہ نشہ آور ہوتا ہے، تھوڑا نہیں اسے طلل بھی کہتے ہیں۔

کھجور سے بنائی ہوئی نبیذ جسے تھوڑا پکا لیا جائے اور اس کے زیادہ پینے سے سکر کی کیفیت طاری ہو کم پینے سے نہیں۔



وہ مشروب جو، جو اور اس کے بالی سے کشید کیا گیا ہو، اس کا زیادہ حصہ نشہ آور ہے کم نہیں، امام ابوحنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کہتے ہیں کہ اس کا زیادہ حرام ہے کم نہیں اور امام محمدؒ کہتے ہیں کہ جس طرح دوسری نشہ آور چیزوں کا کم اور زیادہ سب حرام ہے اسی طرح اس کا بھی یہی حکم ہے یہی مسلک ائمۂ ثلٰثہ (امام شافعی، امام احمد اور امام مالک) کا بھی ہے، فقہ حنفی میں امام محمد کا قول مفتی بہ ہے اور امام محمد کا مسلک ہی حنفیہ کا مسلک ہے حنفی فقہ کے ائمہ کے مابین اس اختلاف کے باوجود اس بات پر اتفاق ہے کہ وہ مشروب جس کا کم حصہ نشہ آور ہے، اگر تسلئ طبع اور تفریحِ قلب کی غرض سے استعمال کیا جائے، جیسا کہ اس کے پینے والے کرتے ہیں، اس کا مقصود بدن کو تقویت پہونچانا ہو تو وہ سراسر حرام ہے خواہ ایک ہی قطرہ کیوں نہ ہو۔

بیر اور شراب کی تمام قسمیں خواہ کم ہوں یا زیادہ تمام ائمہ اور مسلمانوں کے نزدیک شرعاً حرام ہے۔

(الفقه على المذا هب الا ر بعة ) عبدالرحمٰن الجزایری ص ۷ الجزء الثانی قسم المعاملات

اس اختلاف کی بنیاد میں اصلاً یہ پہلو شیخین کے پیش نظر رہا کہ حدِ خمر کس مقدار پر جاری کی جائے ورنہ اس کے حرام ہونے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ (مرتب)

قریب قریب یہی حکم افیون، کوکین، بھانگ، گانجا، ہیروئن وغیرہ کا ہے۔

## حرام جانوروں کی سینگ کھال اور چمڑے کا حکم

① جو جانور حرام ہیں ان کی خرید وفروخت بھی بغیر کسی عذر شدیدہ کے حرام ہے، اگر ان کے سینگ، کھال اور چمڑے کی شکل بدل کر استعمال کیا جائے یا ان کی خرید وفروخت کی جائے، یا ان کا کوئی سامان بنا کر بیچا جائے تو جائز ہے، لیکن سور کا چمڑا یا اس کی اور کوئی چیز کسی

حال میں بھی جائز نہیں ہوسکتی، اسی طرح انسان کے کسی حصّہ یا عضو کی خرید وفروخت احتراماً جائز نہیں ہے۔

(اذا د بغ ما لا یو کل لحمه طهر جلده و لحمه الا الآدهی والخنزیر (ہدایہ۔ ج ۴)

(۲) مردار۔ اگر مردار کا گوشت یا چمڑا کوئی بیچے تو یہ حرام ہے، لیکن اگر اس کا چمڑا پکا کر کوئی بیچے تو جائز ہے۔ بغیر دباغت کے اس پر خرید وفروخت کا معاملہ کرنا جائز نہیں۔

(۳) جو جانور یا پرندے شکار کھاتے یا ان کی غذا صرف گندگی ہے تو ان کا کھانا جائز نہیں ہے، جیسے شیر، چیتا، بھیڑیا، گیدڑ، شکرا، باز، گدھ، چیل وغیرہ۔

(عن ابن عباس نهى رسول الله صلى الله عليه و سلم عن كل ذى نا ب میں السباع و كل ذى مخلب من الطير۔

(ابوداؤد، نسائی بحوالہ المنتقی ج۲ ص۸۶۴)) ان کا کاروبار بھی کراہت سے خالی نہیں ہے۔

(۴) نشہ آور چیزیں، مثلاً ہر قسم کی شراب، تاڑی، افیون، بھانگ، گانجا، چرس حرام ہیں۔

(۵) تمام زہریلی چیزیں حرام ہیں، مثلاً سنکھیا وغیرہ۔

(۶) سونے اور چاندی کا استعمال عورتوں کے لئے جائز ہے، مگر مردوں کے لئے حرام ہے، عورتوں کے لئے بھی اسی حد تک کہ جس حد تک ان کے جسم کی زینت کا تعلق ہے، مگر ان کے برتن، چمچے، پاندان، خاصدان، گھڑی اور شیشے کا استعمال جائز نہیں ہے۔

(۷) مردوں کے لئے تمام ریشمی کپڑے حرام ہیں لیکن گدّے یا لحاف وغیرہ میں ان کی گوٹ لگ جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

(۸) سود، اس کی جتنی بھی قسمیں ہوں وہ حرام ہیں، ان کی تفصیل آگے آئے گی۔

(۹) جوا، اس کی جتنی قسمیں ہیں۔ مثلاً لاٹری، سٹہ بازی، گھوڑ دوڑ پر شرط، غائب مال کی خرید وفروخت وغیرہ، دھوکہ وفریب کے ذریعہ جو تجارت کی جائے وہ بھی اس میں داخل ہے۔



(۱۰) ناچ، گانا اور اس کا وہ تمام سامان جو صرف اسی مقصد کے لئے بنائے گئے ہوں، ان کا کاروبار حرام ہے۔

(۱۱) جاندار کی مصوّری، فوٹو گرافی، تصویر سازی اور فلم سازی جس میں رقص اور عورتوں کی نمائش کی گئی ہو، حرام ہے۔

## ریشمی کپڑے اور سونے چاندی کی تجارت کا حکم

اس میں کچھ چیزیں تو ایسی ہیں کہ ان کی صنعت اور خرید وفروخت یا خرید فروخت وصنعت میں ان کی آمیزش کسی حال میں بھی جائز نہیں ہوسکتی، مثلاً سود، جوا، ناچ گانے کے سامان، شراب اور دوسری نشہ آور چیزیں وغیرہ، لیکن ان میں کچھ چیزیں ایسی ہیں، جن کا استعمال تو ناجائز وحرام ہے، مگر ان کی خرید وفروخت حرام نہیں ہے مثلاً

ریشمی کپڑے صرف مردوں کے لئے حرام ہیں، اور چاندی سونے کے سامان مردوں اور عورتوں دونوں کے لئے حرام ہے، مگر عورتوں کے لئے ریشمی کپڑے اور سونے چاندی کے زیور حلال ہیں، اس لئے ان کی خرید وفروخت حرام نہیں ہے۔ ''حرام جانوروں اور مردار کا گوشت اس کی چربی ہر حال میں حرام ہے۔'' (بخاری ومسلم، مشکوٰۃ ص۲۵۱)

لیکن اگر اس کی ہڈی، سینگ اور بال کا استعمال کیا جائے تو جائز ہے، اسی طرح مردار کی کھال کو پکانے اور سکھانے سے پہلے استعمال کرنا اور بیچنا تو جائز نہیں ہے لیکن اگر وہ پکا کر بیچی جائے تو جائز ہے، مگر سور کی کوئی چیز کسی حال میں حلال نہیں ہے، اسی طرح مردار کی چربی کھانے کے علاوہ دوسرے استعمال میں لائی جائے تو جائز ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

''وہ کہتے ہیں کہ بیع بھی مثل سود ہے، حالانکہ بیع کو اللہ تعالیٰ نے حلال کیا ہے اور سود کو حرام، تو دونوں کیسے برابر ہوسکتے ہیں'' جب خرید وفروخت کا معاملہ کرو تو اس پر گواہ بنالیا

کرو‘‘ (سورہ بقرہ،آیت نمبر-۲۷۵)

اوپر ذکر آ چکا ہے کہ قرآن نے باطل اور سُحت کے ذریعے مال کمانے والوں کو دوزخ کے عذاب کی دھمکی دی ہے، ان کو ظالم قرار دیا ہے، ان ہی باتوں کی تفصیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ہے، آپؐ نے فرمایا کہ ’’تاجر زمین میں خدا کے دیئے ہوئے ذرائع رزق کے امین اور اپنی اور عام انسانوں کی عزّت وآبرو کے پردہ دار ہیں‘‘۔

**فَاِنَّھُمْ بُرُدُ الْاٰ فَاقِ وَ اُمَنَاءُ اللّٰہِ فِی الْاَرْض** ۔(مشکوٰۃ)

آپؐ نے فرمایا۔’’سچا اور امانت دار تاجر قیامت کے دن نبیوں، صدیقوں اور شہداء کے ساتھ ہوگا‘‘ (ترمذی دارمی)

آپؐ نے فرمایا کہ ’’اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے گا جو بیچنے خریدنے اور تقاضا کرنے میں نرم دل اور رحیم واقع ہو‘‘۔

آپؐ نے فرمایا کہ ’’قیامت کے دن تمام تاجر گنہ گار اٹھائے جائیں گے، مگر وہ جو خدا سے ڈرے اور لوگوں سے نیکی ونرمی سے پیش آئے یعنی تجارت میں ایسا طرزِ عمل اختیار نہ کرے کہ لوگوں کے لئے وہ زحمت وتکلیف کا سبب ہو (ترمذی وابن ماجہ۔)

آپؐ نے فرمایا کہ ’’جھوٹ بول کر یا دھوکہ دے کر جو تجارت کی جاتی ہے، وہ بظاہر تو فائدہ بخش نظر آتی ہے، مگر نتیجہ کے اعتبار سے نقصان کا سبب ہوتی ہے‘‘۔

آپؐ نے فرمایا کہ ’’تجارت رضامندی ہی سے صحیح ہوسکتی ہے‘‘۔

اسلام کی ان ہی اخلاقی تعلیمات کی بنیاد پر تجارت کی پوری عمارت کھڑی ہوتی ہے اس طریقہ تجارت میں دنیا کے ہر انسان کے لئے راحت ہے، مگر افسوس ہے کہ مسلمان جو ان تعلیمات کے مخاطب ہیں، وہ خود ان تعلیمات کو بھلا کر دوسروں کی دنیا خراب کر رہے ہیں، اور اپنی دنیا وآخرت دونوں۔ امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کے مشہور شاگرد امام محمد سے کسی



نے کہا کہ آپ زہد وتقویٰ کے بارے میں کوئی کتاب کیوں تصنیف نہیں کردیتے؟ انھوں نے کہا کہ:

**صَنَّفْتُ کِتَابَ الْبُیُوْعِ**۔ میں نے خرید وفروخت کے طریقہ پر ایک کتاب تصنیف کر دی ہے۔

مقصد یہ تھا کہ اصل زہد وتقویٰ تو حرام سے بچنا اور حلال کے ذریعہ رزق تلاش کرنا ہے وہ تمام باتیں اس کتاب میں آ گئی ہیں۔ اس لئے مزید کتاب کی ضرورت نہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حلال اور پاکیزہ وسیع رزق عطا فرمائے اور اعمال کو قبول فرما کر صراط مستقیم پر قائم رہنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

والسلام

محمد سرور فاروقی ندوی
دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

## مولانا مفتی محمد سرور فاروقی ندوی صاحب کا تعارف

| | |
|---|---|
| نام۔ | محمد سرور فاروقی ندوی |
| ولدیت۔ | جناب محمد حنیف فاروقی |
| اعلیٰ دینی تعلیم۔ | عالمیت، فضیلت وافتاء (دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ) |
| اختصاص۔ | قرآن وفقہ (دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ) |
| علیا تک کی عصری تعلیم۔ | ایم، اے (لکھنؤ) |
| عالیہ تک کی عصری تعلیم۔ | ہائی اسکول، انٹرمیڈیٹ (الہ آباد، یو، پی) |
| اردو کی اعلیٰ تعلیم۔ | کامل اور معلم (علی گڑھ) |
| سنسکرت کی اعلیٰ تعلیم۔ | آچاریہ (بنارس) |
| اسلامی تدریبی کورس۔ | جامعہ اسلامیہ، مدینہ منورہ (سعودی عرب) |

### منصب اور موجودہ ذمہ داریاں

| | |
|---|---|
| صدر۔ | جمعیت پیام امن (لکھنؤ) |
| صدر۔ | مولانا ابوالحسن علی حسنی ندوی مانوسیوا اسنستھان، (لکھنؤ) |
| صدر۔ | جامعہ دارارقم تعلیمی سوسائٹی (الہ آباد) |
| ڈائرکٹر۔ | ارقم ماڈل اسکول (لکھنؤ) |
| ناظم۔ | مرکز التوحید (لکھنؤ) |
| نائب ناظم۔ | جامعہ دارارقم (فتحپور) |
| جنرل سکریڑی۔ | آل انڈیا، جمعیت دارالعمل (لکھنؤ) |



## مفتی محمد سرور فاروقی ندوی (مفسر قرآن) کی اہم تصانیف

| نام | مصنف | زبان | قیمت |
|---|---|---|---|
| ۱- قرآن کا پیغام (قرآن کا آسان ہندی ترجمہ) (سائز۔ 20x30/8) | (مفتی محمد سرور فاروقی ندوی) | ہندی | ۲۰۰ |
| ۲- قرآن کا پیغام (قرآن کا آسان ہندی ترجمہ) (سائز۔ 20x30/16) | // // // | ہندی | ۱۴۰ |
| ۳- قرآن کا پیغام (قرآن کا آسان ہندی ترجمہ) (سائز۔ 20x30/32) | // // // | ہندی | ۷۵ |
| ۴- تفسیر فاروقی (پارہ عمّ ترجمہ اور تشریح) | // | ہندی | ۱۰۰ |
| ۵- تفسیر فاروقی (قرآن کی ہندی تفسیر پارہ نمبر ۱ سے ۵ تک) | // | ہندی | ۳۰۰ |
| ۶- تفسیر فاروقی (قرآن کی ہندی تفسیر پارہ نمبر ۵ سے ۱۰ تک) | // | ہندی | ۳۰۰ |
| ۷- اسلام دھرم کیا ہے؟ (قبول حق کے بعد اسلامی کورس) | // | ہندی | ۱۱۰ |
| ۸- جہاد، آتنک واد اور اسلام | // | ہندی | ۱۱۰ |
| ۹- ہندی پتر کارتا اور میڈیا لیکھن | // | ہندی | ۶۰ |
| ۱۰- اتم سندیشٹا کہاں کب اور کون؟ **(ہارڈ باؤنڈ)** | // | ہندی | ۱۱۰ |
| ۱۱- اتم سندیشٹا کہاں کب اور کون؟ **(پیپر بیک)** | // | ہندی | ۹۰ |
| ۱۲- جنت کے حالات اور جنتی (قرآن وسنت کی روشنی میں) | // | ہندی | ۶۰ |
| ۱۳- کفر اور شرک کی حقیقت (قرآن وسنت کی روشنی میں) | // | ہندی | ۶۰ |
| ۱۴- رسول اللہ ﷺ کا حلیہ مبارک اور آپ ﷺ کی سنتیں | // | ہندی | ۵۵ |
| ۱۵- صحابہ کا اسلام اور اس کے بعد | // | ہندی | ۴۵ |
| ۱۶- اذان کیا ہے؟ | // | ہندی | ۲۰ |
| ۱۷- آؤ نماز کی اُور | // | ہندی | ۳۲ |
| ۱۸- روزہ کا حکم اور اس کے مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں) | | ہندی | ۳۰ |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ۱۹- | حج اور عمرہ کا آسان طریقہ (قرآن وسنت کی روشنی میں) | | ہندی | ۲۰ |
| ۲۰- | زکوٰۃ کا حکم اور اس کے مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں) | | ہندی | ۳۰ |
| ۲۱- | آپ کے سوالوں کا آسان حل (حصہ اول) | // | ہندی | ۳۰ |
| ۲۲- | جھاڑ پھونک اور تعویز گنڈے (قرآن وسنت کی روشنی میں) | | ہندی | ۲۰ |
| ۲۳- | اسلام کی بنیادی معلومات سوال وجواب کی روشنی میں | // | ہندی | ۳۵ |
| ۲۴- | رسول اللہ ؐ کی سیرت سوال وجواب کی روشنی میں | // | ہندی | ۳۰ |
| ۲۵- | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ زندگی | // | ہندی | ۳۰ |
| ۲۶- | آدھونک ہندی ویاکرن اور میڈیا لیکھن | // | ہندی | ۹۰ |
| ۲۷- | سورۂ فاتحہ کی تفسیر | // | ہندی | ۳۰ |
| ۲۸۔ | توحید کی حقیقت (قرآن وسنت کی روشنی میں) | // | ہندی | ۳۰ |
| ۲۹- | پوِتر قرآن کا سندیش انسانی دنیا کے نام | // | ہندی | ۳۰ |
| ۳۰- | اسلام دھرم تلوار سے پھیلا یا سداچار سے | | ہندی | ۴۰ |
| ۳۱۔ | موبائل سے سمبندھت مسائل (شریعت کی روشنی میں) | // | ہندی | ۱۵ |
| ۳۲۔ | اللہ کے پیارے نبیؐ ایک نظر میں | // | ہندی | ۱۵ |
| ۳۳۔ | اسلام؟ | // | ہندی | ۰۵ |
| ۳۴۔ | آخری رسول کب، کہاں اور کون؟ | // | اردو | ۹۰ |
| ۳۵۔ | حضرت محمد ﷺ اور جزیرے عرب | // | اردو | ۳۰ |
| ۳۶۔ | غیر مسلموں سے تعلقات اور مذہبی آزادی | // | اردو | ۳۰ |
| ۳۷۔ | اسلام میں جزیہ، خراج اور ذمیوں کے اختیارات | // | اردو | ۳۰ |
| ۳۸۔ | قرآن کے مثالی نمونے اور لازوال معجزہ | // | اردو | ۳۰ |
| ۳۹۔ | قرآن میں انسان کا مقام | // | اردو | ۳۰ |
| ۴۰۔ | اعمال کو باطل کرنے والی چیزیں اونیت کی اہمیت | // | اردو | ۳۰ |
| ۴۱۔ | اسلامی قانون وراثت اومیراث کی تقسیم | // | اردو | ۳۰ |
| ۴۲۔ | امتِ محمدیہ کہ عزت کا معیار اور میراث کی تقسیم | // | اردو | ۳۰ |



| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ۴۳۔ | اسلام میں غیر مسلموں کے حقوق | // | اردو | ۴۰ |
| ۴۴۔ | ہندو دھرم، ان کے فرقے تنظیمیں اور اداروں کا تعارف | // | اردو | ۷۰ |
| ۴۵۔ | حضرت محمدؐ کا ذکر اور مورتی پوجا کی ممانعت ویدوں کی دنیا میں | // | اردو | ۲۰ |
| ۴۶۔ | غیر مسلموں میں طریقۂ دعوت اسلوب انبیاء کی روشنی میں | // | اردو | ۶۰ |
| ۴۷۔ | قیامت تک ہونے والے فتنوں کی پیشنگوئیاں (حدیث کی روشنی میں) | | اردو | ۵۵ |
| ۴۸۔ | طلاق کا اسلامی طریقہ (قرآن وسنت کی روشنی میں) | // | اردو | ۳۰ |
| ۴۹۔ | اللہ کی طرف سے رزق کی تقسیم (اور کمزور طبقے کی کفالت) | | اردو | ۳۰ |
| ۵۰۔ | قرآن کے مطابق دولت کا استعمال | | اردو | ۶۰ |
| ۵۱۔ | زکوٰۃ اور مصارف زکوٰۃ (قرآن وسنت کی روشنی میں) | // | اردو | ۱۵ |
| ۵۳۔ | رسول اللہ ﷺ کی مختصر سیرت (مستند کتب سیرت کی روشنی میں) | // | اردو | ۲۰ |
| ۵۴۔ | رسول اللہ ﷺ کی سیرت کے انمول موتی (سوال وجواب کی روشنی میں) | | اردو | ۱۸ |
| ۵۴۔ | رسول اللہؐ کا حلیہ مبارک اور آپؐ کی سنتیں | // | اردو | ۵۵ |
| ۵۵۔ | داڑھی کی اہمیت شریعت کی روشنی میں | // | اردو | ۳۰ |
| ۵۶۔ | مدارس اسلامیہ کے نصاب کا تاریخی جائزہ | // | اردو | ۳۰ |
| ۵۷۔ | روزہ، تراویح، صدقہ، اور اعتکاف کے احکام ومسائل | // | اردو | ۳۰ |
| ۵۸- | حج اور عمرہ کا مکمل طریقہ | // | اردو | ۳۰ |
| ۵۹- | اسلامی کوئز (سوال وجواب کی روشنی میں) | // | اردو | ۳۵ |
| ۶۰- | تفسیر کا بنیادی مأخذ | // | اردو | ۲۰ |
| ۶۱- | ہندوستان میں قرآن کے ترجمے کی شروعات | // | اردو | ۲۰ |
| ۶۲۔ | اسلامی معاشیات کا تقابلی جائزہ | // | اردو | ۲۰ |
| ۶۳۔ | اسلام کا زرعی نظام | // | اردو | ۴۰ |
| ۶۴۔ | دولت کی پیدائش اور عطیات قدرت | // | اردو | ۳۰ |
| ۶۵۔ | مسلمانوں کے فرقے اور ان کے عقائد | // | اردو | ۶۰ |
| ۶۶۔ | حرام، حلال اور مباح چیزیں | // | اردو | ۲۰ |

۶۷۔ اسلامی تجارت ״ اردو ۶۰

۶۸۔ الہندوسیامبادی عوہاوعقائدوہا، منزماتہاواحدافہا ״ عربی ۴۰

۶۹۔ ذکر محمدؐ فی الوید ״ عربی ۳۰

۷۰۔ محمد دی لاسٹ پروفٹ۔انڈر دی شیڈ آف وید ״ انگریزی ۴۰

۷۱۔ محمدﷺ انڈ اسٹیٹس اوف ورشپ ״ انگریزی ۳۰

۷۲۔ بیسک ٹیچنگ آف اسلام ״ انگریزی ۶۰

۷۳۔ دی سواڈ آف اسلام ״ انگریزی ۳۰

۷۴۔ آذان، اے کالنگ فار ہیومینیٹی ״ انگریزی ۲۰

۷۵۔ اسلام؟ ״ انگریزی ۰۷

۷۶- منتخب احادیث مصنف: حضرت مولانا محمد یوسف کاندھلویؒ ״ ہندی ۶۰
مترجم: مفتی محمد سرور فاروقی ندوی

۷۷۔ قادیانیت نبوت محمدی کے خلاف بغاوت (مصنف: امام حرم عبداللہ السبیل)
مترجم: مفتی محمد سرور فاروقی ندوی ہندی ۱۰

۷۸۔ عقیدۃ الواسطیہ (مصنف: احمد بن عبدالحلیم ابن تیمیہؒ) ہندی ۴۰
مترجم: مفتی محمد سرور فاروقی ندوی

۷۹- سلاسل اربعہ (مصنف: مولانا ابوالحسن علی ندوی) ہندی ۱۵
مترجم: مفتی محمد سرور فاروقی ندوی

۸۰- دارارقم کا احسان انسانی دنیا پر مصنف: مولانا ابوالحسن علی ندوی ہندی ۲۰

۸۱- مانو تا آج بھی اسی چوکھٹ کی محتاج ہے مصنف مولانا محمد حسنیؒ ہندی ۲۰
مترجم: مفتی محمد سرور فاروقی ندوی

۸۲- یکساں سول کوڈ اور مہیلاؤں کے ادھیکار مصنف: مولانا محمد رابع حسنی ندوی
مترجم: مفتی محمد سرور فاروقی ندوی ہندی ۲۰

۸۳- مالک ومخلوق میں شریشٹھ کون؟ (وچارک: محمد مصطفیٰ قادری) ہندی ۲۰
تصحیح وترتیب: مفتی محمد سرور فاروقی ندوی

۸۴- یتیموں کی کفالت (مصنف: محمد عامر صدیقی ندوی) ہندی ۲۰
مترجم: مفتی محمد سرور فاروقی ندوی



# رسول اللہ ﷺ کا حلیہ مبارک

# اور

## آپ ﷺ کی سنتیں

اس میں رسول اللہ ﷺ کا حلیہ مبارک اور آپ ﷺ کے کھانے پینے، سونے جاگنے، کپڑا پہننے، کنگھا کرنے، تیل لگانے ناخن کاٹنے، استنجاء کرنے، جوتا پہننے، انگوٹھی پہننے، مسجد اور گھر میں داخل ہونے، بازار جانے، گفتگو کرنے، وضو، غسل، اذان، نماز، دعاء، رمضان، عیدین، سفر، سلام، نکاح، میت اور اس سے متعلق سنتوں سے لے کر آپؐ کے اخلاق وعادات کا تفصیل سے ذکر ہے۔

مفتی محمد سرور فاروقی ندوی فتحپوری
(صدر جمعیت پیام امن لکھنؤ)

مکتبہ پیام امن
ندوہ روڈ، ڈالی گنج لکھنؤ۔۲۰ (یو، پی)

# رسول اللہ ﷺ کی سیرت

## کے انمول موتی

اس میں حضرت محمدؐ کا خاندان، چچا، پھوپھیاں، والد، والدہ، رضاعی بھائی بہن، آپؐ کی بیویوں اور اولادوں سے متعلق معلومات کے ساتھ آپؐ کی پوری زندگی کا تذکرہ سوال وجواب کی شکل میں دیا گیا ہے، جو بچوں کے لئے مفید ہے۔

مصنّف

**مفتی محمد سرور فاروقی ندوی**

(صدر جمعیت پیام امن)

مکتبہ پیام امن

ندوہ روڈ، ڈالی گنج، لکھنو۔۲۰